© rasailojaraid.com

ہمارے مدارس اور تعلیم قرآن

(ع۔ ش۔ ایم۔ اے)

"طلب علم ہر مسلم کا فریضہ ہے" اس ہدایت کی آج کل بار بار تکرار کی جاتی ہے، لیکن کوئی نہیں سوچتا کہ آخر وہ کون سا علم ہے جس کی طلب ہر مسلم پر فرض عین ہے۔ کیا علم تاریخ ہر مسلم پر فرض ہے؟ کیا کیمسٹری میں تحقیق و تدقیق کا ہر بندۂ مسلم کو حکم ہے؟ کیا حیوانیات اور نباتات میں بصیرت پیدا کرنی ہر کلمہ گو پر لازم ہے۔ جواب ظاہر ہے کیا یا نہیں۔ معاش کے لئے جو علم جس کا جی چاہے حاصل کرے لیکن جس حکمت کا حصول، جس علم کی طلب ہر مسلم پر حسب استطاعت فرض ہے وہ علم قرآن ہے، بصیرتِ دینی ہے، حکمت الٰہیہ ہے۔ یہی خیر کثیر ہے، اور یہی مسلمانوں کی کھوئی ہوئی متاع ہے۔ وَمَن یُؤتَ الحِکمَۃَ فَقَد اُوتِیَ خَیراً کَثِیراً

مسلم حکمران، محکمہ تعلیمات کے کارکنوں، مسلمان معلموں اور مسلم طالب علموں کا دینی فرض ہے کہ وہ حصول و اشاعت علم کی کوششوں میں اولین جگہ تعلیم قرآن کو دیں اور اس تعلیمی نظام کا ایک ایسا عالمگیر جال بچھا ہو کہ اسلام کا کوئی نام لیوا اس سے باہر نہ ہو سکے۔

گھر کی تعلیم

تعلیم و تربیت کی پہلی منزل گھر ہے، ہر مسلم پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم ضرور دلوائے اور جو ایسے نیک نیت ہیں کہ مروجہ طریقہ پر تعلیم دلواتے ہیں ان کو چاہیے کہ ترجمہ کے ساتھ دلوائیں کہ اسی سے ان کے بچے سچے مسلمان بن سکیں گے اور یہی قرآن کا حقیقی مقصد ہے۔ بچوں کی تعمیر کے نام سے مرکز تحریک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قرآن حیدرآباد دکن نے جو پارہ عَمَّ شائع کیا ہے اس کی یہی خصوصیت ہے کہ پہلے مفرد الفاظ کے الگ الگ معنے لکھے گئے ہیں پھر آیات کا ترجمہ درج ہے! اور سورہ کے ختم پر مختصر سا مفہوم درج ہے۔ اس کو بچے اس طرح پڑھ سکتے ہیں جس طرح گرامر اور قواعد جانے بغیر انگریزی کا قاعدہ اور پہلی دوسری وغیرہ پڑھتے ہیں!

ابتدائی مدارس

صرف ہندوستان ہی کو اگر لے لیا جائے تو اس کے طول و عرض میں ہزاروں مدرسے بچوں کی ابتدائی دینی تعلیم وغیرہ کے لیے قائم ہیں! ہزاروں ایسی انجمنیں ہیں جن کے تحت اسی قسم کے مدارس جاری ہیں! خدا کرے کہ ان میں اور وسعت ہو لیکن ان مدارس کے منتظمین اور ذمہ دار ہمدردوں سے ہماری درخواست ہے کہ وہ قرآن مجید کی تعلیم معنی اور ترجمے کے ساتھ ضروری سمجھیں اور اپنے مدرسہ کے لیے حقیقت میں اس کو بمنزلہ روح کے سمجھیں۔

مدارس شبینہ

ان مدارس کے علاوہ شبینہ مدارس بھی بکثرت ہیں جہاں صرف بچوں بلکہ کاروباری عمر رسیدہ لوگوں کو بھی ضروری تعلیم دی جاتی ہے۔ کیا اس ضروری تعلیم میں مسلمانوں کے نزدیک قرآن کی بامعنے تعلیم کو اولین درجہ حاصل نہیں ہونا چاہیے! اگر ایسا ہے تو فہو المراد! ورنہ ذرا سی توجہ سے یہ گوہر مقصود حاصل ہو سکتا ہے۔

سارے علوم خصوصاً قرآنی حکمت اور علوم کی کوئی حد نہیں۔ فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ہر علم والے پر ایک علم والا ہے۔ لیکن جس حد تک قرآن پاک یہ چاہتا ہے کہ اسے ہر شخص سمجھے اور اس کے نزول کے منشاء کو پورا کرے، قرآن کا ناظرہ اور اردو زبان کی معمولی اہلیت کافی ہے "تحریک قرآن" نے اس کا علمی تجربہ کیا اور بحمد اللہ کامیابی ہو رہی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وسطانی اور فوقانی مدارس

ملک کے مختلف قصبوں اور شہروں میں مسلمانوں کے وسطانی اور فوقانی مدارس قائم ہیں جس پر مسلمانوں کا کافی روپیہ اور وقت صرف ہو رہا ہے۔ کہیں کہیں ان میں دینیات کی تعلیم بھی ہوتی ہے لیکن جو دینی برکت اور قوت براہِ راست قرآن پاک کی با معنی تعلیم سے ہوتی ہے دوسری صورت سے ممکن نہیں اور افسوس ہے کہ اسی کا فقدان ہے حالانکہ یہی چیز آئندہ نسل کو ایک اچھا شہری ابنائے جنس کا خیر خواہ اور اسلام کا صحیح نمائندہ بنا سکتی ہے۔ اس لئے والدین کا فرض ہے کہ وہ ارباب حل و عقد سے اس بات کا مطالبہ کریں کہ ان کے بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم با معنی دی جائے اور طلبہ کو بھی چاہیئے کہ وہ اس کمی کو سختی کے ساتھ محسوس کریں اور جن کے ہاتھوں میں یہ تعلیمگاہیں ہیں اور وہ آسانی کے ساتھ اللہ کی کتاب کی تعلیم کا صحیح طور پر انتظام کر سکتے ہیں تو وہ سب سے پہلے اس کمی کو پورا کریں۔

کلیات اور جامعات

مسلمانوں کے کئی کالج ہندوستان میں اشاعتِ علوم کا کام کر رہے ہیں۔ ایک عظیم الشان یونیورسٹی علیگڈھ میں قائم ہے ایک جامعہ دہلی میں بسا ہے لیکن یہ کس قدر افسوسناک امر ہے کہ پروفیسر گزنکو اس بات کے شاکی ہیں کہ انہوں نے علیگڈھ کے مسلم طلبہ میں اسلامک اسٹڈیز سے کوئی مناسبت نہیں پائی! برعکس اس کے شاید ہندو یونیورسٹی میں گیتا کی تعلیم لازمی ہے اور یہ معلوم کر کے اور بھی صدمہ ہوتا کہ وہاں کے طالب علم خاص طور پر اس طرف توجہ کرتے ہیں۔ ہم مسلم جامعات اور کلیات کے منتظمین پر زور دیتے ہیں اور طالب علموں سے خاص طور پر استدعا کرتے ہیں کہ وہ اس مقدس اور ضروری کتاب کی تعلیم کو دلچسپ اور ضروری بنانے کی کوشش کریں کہ ساری شکایات دور ہو جائیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جامعہ عثمانیہ کی قابلِ تقلید مثال

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ "تحریکِ قرآن" کا کچھ نہ کچھ اثر ہوا ہے اور حیدر آباد میں تو بعض اصحاب کی مخلصانہ کوششوں سے مجلسِ نصاب نے پارہ عمّ کو ایف۔ اے اور سورہ بقرہ کو بی۔ اے کے نصاب دینیات میں جامعہ عثمانیہ کے اندر لازماً شامل کر لیا ہے۔ اگرچہ ضرورت تو اس بات کی ہے کہ ممالک محروسہ سرکارِ عالی کے ہر بچے کے لئے قرآن مجید کی بامعنی تعلیم لازمی قرار دیجائے اور جامعہ کے اندر قرآنی علوم و فنون کو اصلی چیز قرار دیا جائے تاہم یہ بھی شگونِ نیک ہے اور اب جامعہ ملیہ دہلی اور مسلم یونیورسٹی علیگڈہ کو اس کی تقلید میں بعجلت ممکنہ قدم اٹھانا چاہیے۔

ہم مسلمانوں سے یہ نہیں کہتے ہیں کہ وہ اس کام کے لئے نئے مدارس اور جدید تعلیمگاہیں قائم کریں۔ نہیں بلکہ قائم شدہ تعلیمگاہوں کے اندر اتنی بات کا اضافہ فرمائیں کہ قرآن مجید کی تعلیم ضرور ہو اور معنی و مطلب کے ساتھ۔

انشاءاللہ کسی آئندہ صحبت میں ہم جامعہ عثمانیہ حیدر آباد، مسلم یونیورسٹی علیگڈہ اور جامعہ ملیہ دہلی کے نظم و نسق اور قرآن مجید کی خاص تعلیم پر مضمون لکھیں گے کیونکہ قرآن مسلمانوں کی اصل چیز ہے اور اس سے ان جامعات کا خالی رہنا کسی طرح مناسب نہیں۔

ہم سراپا موت تھے' اے قرآن! تو نے ہمیں زندہ کر دیا'
ہم مادیت میں گھرے ہوئے تھے' اے قرآن! تو نے ہمیں روحانیت بخشی۔
اور اے قرآن! ہم فانی تھے تو نے ہمیں زندۂ جاوید کر دیا۔

"مصلح"

© rasailojaraid.com